سوال

(09) کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ مشکل کشا ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اوڈنس ڈنمارک سے طلعت محمود صاحب لکھتے ہیں

(۱) کیا حضرت علیؓ کو علی مولا اور ''مشکل کشا'' کہنا درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عربی زبان میں ''مولیٰ'' کے مختلف معانی ہیں مثلاً مالک و سردار ''غلام'' انعام دینے والا ''محبت کرنے والا'' پڑوسی ''مہمان''' ساتھی ''آزاد شدہ غلام وغیرہ۔

اس لئے اگر کوئی شخص حضرت علیؓ ابن ابی طالب کو اپنے ساتھی ''محبت کرنے والا'' یا پیارے کے معنی میں ''مولیٰ'' کہتا ہے تو یہ جائز ہے لیکن اگر کوئی انہیں آقا و مالک سمجھ کر پکارتا اور بلاتا بھی ہے تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ حقیقی مالک و مختار صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔

''مشکل کشا'' یعنی مشکل یا مصیبت دور کرنے والا یہ کہنا 'پکارنا یا عقیدہ رکھنا بالکل ناجائز ہے اور اگر کوئی شخص حضرت علیؓ کا نام اس عقیدے کے ساتھ پکارتا ہے کہ وہ مشکل دور کرنے پر قادر ہیں تو یہ واضح شرک ہے کیونکہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ زندگی میں (اسباب کے بغیر) مشکلیں حل کرنے پر قادر تھے اور نہ موت کے بعد وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔

اس سلسلے میں قرآن کی درج ذیل آیات پر اگر غور کر لیا جائے تو ''مشکل کشائی'' کا یہ مسئلہ سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی گی۔

وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ‎ ۱۷ ... سورۃ الانعام

''اور اگر اللہ تعالیٰ تمہیں مصیبت سے دوچار کر دے تو اس کے سوا اس مصیبت کو ٹالنے والا اور کوئی نہیں وہ کسی کو بھلائی پہنچائے تو وہ ہر بات پر قادر ہے۔''

وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ... ‎ ۱۰۷ ... سورۃ یونس

''اور اگر اللہ کسی کو تنگی میں ڈال دے تو اس تنگی کو اس کے سوا اور کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر کسی کے ساتھ وہ بھلائی کا فیصلہ کر لے تو اس کے فضل کو کوئی رد بھی نہیں کر سکتا۔''

إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ١٦٠ ... سورة آل عمران

''اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا تو پھر تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر اس نے تمہیں رسوا کر دیا تو پھر کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے اور مومنوں کو چاہیئے کہ وہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔''

اب ان آیات کے بعد ''یا علی مدد'' کہنا اور ''علی مشکل کشا'' کہنا کس زمرے میں آتا ہے۔ قرآنی احکام کی روشنی میں اس کا تعین کرنا چنداں مشکل نہیں۔

حضرت علیؓ کے دور میں جو فتنے پیدا ہوئے اور حضرت معاویہؓ کی الگ خلافت کی جو مشکل پیش آئی وہ زندگی میں اس مشکل کو حل نہ کر سکے پھر خود اچانک شہید کر دیئے گئے کے لخت جگر حضرت حسینؓ کو ظالمانہ طریقے سے شہید کیا گیا مگر وہ کسی کی بھی مدد نہ کر سکے اور نہ ہی مشکل حل کر سکے تو آج وہ کسی کے پکارنے پر اس کی مشکل حل کرنے یا مدد کرنے پر آخر کس طرح قادر ہو سکتے ہیں؟

اس طرح کے عقائد و خیالات قرآنی تعلیمات سے جہالت کہ بنا پر ہی پیدا ہوتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص68

محدث فتویٰ